39829 ـ گھر كى خريدارى كے ليے سودى بنك سے قرض حاصل كرنا

سوال

ميں گھر كى خريدارى كے ليے بنك سے قرض حاصل كرنا چاہتا ہوں، يہ مندرجہ ذيل طريقہ سے حاصل ہو گا:
1 ـ ميں ترقياتى بنك ميں (رہائش كے ليے قرضے مہيا كرنے والا بنك) شراكت كرونگا اور چار سال تك ماہانہ 182 دينار ادا كرونگا يعنى مجموعى طور پر 8736 دينار، اور يہ رقم 10000 دينار ہو جائيگى (يعنى جمع كروائى گئى رقم + فوائد = دس ہزار دينار)
2 ـ مجھے بنك سے بيس ہزار دينار تك كا قرض لينے كا حق حاصل ہے، اور اس كى ادائيگى 6.75 % زائد كے ساتھ تيرہ برس كى مدت ميں ہو گى.
3 ـ اس پر مستزاد يہ كہ بيس ہزار دينار كا تكميلى قرض بھى ہے جو 8.25 % فيصد زائد كے ساتھ ہو گا.
گھر كى تعمير ہو نے كے بعد قرض كى ادائيگى تك ميں بنك سے وہ گھر كرايہ پر لوں گا، اور ادائيگى كے بعد ميرى ملكيت بن جائے گا، اور ادائيگى كى مدت تيرہ سے پندرہ برس تك ہے، اس كا حكم كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

سودى لين دين كرنا كبيرہ گناہوں ميں سے ہے، اور اللہ تعالى نے اس لين دين پر بہت سخت اور شديد قسم كى وعيد بيان كر ركھى ہے.

اسى بارہ ميں اللہ سبحانہ وتعالى كا ارشاد ہے:

اے ايمان والو! اللہ تعالى سے ڈرو اور جو سود باقى رہ گيا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم سچے اور پكے مومن ہو، اور اگر تم ايسا نہيں كرو گے تو تم اللہ تعالى اور اس كے رسول (صلى اللہ عليہ وسلم) كے ساتھ لڑنے كے ليے تيار ہو جاؤ، ہاں اگر توبہ كرلو تو اصل مال تمہارا ہى ہے، نہ تو تم ظلم كرو اور نہ ہى تم پر ظلم كيا جائے البقرۃ (278 ـ 279).

اورارشاد بارى تعالى ہے:

وہ لوگ جو سود خور ہيں وہ كھڑے نہ ہونگے مگر اس طرح جس طرح ايك شيطان كے چھونے سے خبطى بنايا ہوا شخص كھڑا ہوتا ہے، يہ اس ليے كہ وہ يہ كہا كرتے تھے كہ تجارت بھى تو سود كى طرح ہى ہے، حالانكہ اللہ تعالى نے تجارت كو حلال اور سود كو حرام كيا ہے، جو شخص اپنے پاس اللہ تعالى كى آئى ہوئى نصيحت سن كر رك گيا

اس كے لیے وہ ہے جو گزر چكا، اور اس كا معاملہ اللہ تعالى كى طرف ہے، اور جو كوئى پھر دوبارہ (حرام كى طرف) لوٹا وہ جہنمى ہے، ايسے ہميشہ ہى اس ميں رہيں گے البقرۃ (275).

اور حديث سے ثابت ہے كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے سود خور اور سود كھلانے والے پر لعنت فرمائى ہے" صحيح بخارىحديث نمبر (5962).

سود خور وہ ہے جو سود لے اور سود دينے والے كو سود كھلانے والا كہتے ہيں، اس معاملہ ميں جس كے متعلق سوال كيا گيا ہے، آدمى اور بنك دونوں سود كھانے اور كھلانے والے ہيں اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" آدمى ايك درہم سود كا كھائے اور اسے علم ہو (كہ يہ سود كا ہے) تو يہ اللہ تعالى كے ہاں 36 چھتيس زنا كرنے سے زيادہ سخت ہے"

اسے احمد اور طبرانى نے روايت كيا اور علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح الجامع حديث نمبر (3375) ميں صحيح قرار ديا ہے.

اور ايك حديث ميں فرمان نبوى صلى اللہ عليہ وسلم ہے:

" سود كے بہتر 72 باب اور قسميں ہيں ان ميں سے سب سے كم تر آدمى كا اپنى سگى ماں كے ساتھ زنا كرنا ہے"

اسے امام طبرانى رحمہ اللہ نے طبرانى الاوسط ميں روايت كيا اور علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح الجامع حديث نمبر (3537) ميں صحيح قرار ديا ہے.

اور پھر علماء كرام كا اس پر اجماع اور اتفاق ہے كہ جو قرض بھى نفع لائے وہ حرام ہے، ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

(ہر وہ قرض جس ميں زيادہ لينے كى شرط ركھى جائے وہ بغير كسى اختلاف كے حرام ہے، ابن منذر رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

سب كا اس پر اجماع ہے كہ قرض دينے والا جب قرض حاصل كرنے والے كےسامنے زيادہ يا ہديہ كى شرط ركھے اور اس شرط پر اسے قرض ديا تو يہ زيادہ لينا سود ہے)

اور ابی بن کعب، ابن عباس ، اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ نفع لانے والے قرض سے منع کیا کرتے تھے.

دیکھیں: المغنی ابن قدامۃ المقدسی (6 / 436).

دوم:

اور آپ کا ادائیگی تك کرایہ دار رہنا اور ادائیگی کے بعد مالك بننا یہ بھی حرام ہے، ایسا کرایہ جو ملکیت پر ختم ہو کی حرمت کا بیان سوال نمبر (14304) کے جواب میں گزر چکا ہے، لہذا اس کا مطالعہ ضرور کریں.

مختصر یہ کہ یہ معاملہ اور لین دین حرام ہے، اور یہ اوپر نیچے کئی ایك اندھیرے ہیں، اور کسی بھی مسلمان شخص کے لیے سود کے معاملہ میں شدید قسم کی وعید اور سزا ثابت ہو جانے کے بعد سودی لین دین کرنے میں سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس کی قطعی حرمت ثابت ہے، بلکہ مسلمان پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ حلال تلاش کرے، کیونکہ ہر وہ جسم جو حرام پر پلا اور اس سے پرورش پائی ہو اس کےلیے آگ زیادہ بہتر اور اولی ہے، اور پھر جس نے بھی اللہ تعالی کے لیے کوئی چیز ترك کی اللہ تعالی اسے اس کا نعم البدل اور اس سے بہتر عطا فرماتا ہے.

مستقل فتوی کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

رہائش کے لیے سادہ سا مکان بنانے کےلیے بنك سے سودی قرض حاصل کرنے میں اسلامی حکم کیا ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

بنك وغیرہ سے سود پر قرض حاصل کرنا حرام ہے، چاہے وہ قرض گھر وغیرہ کی تعمیر کے لیے ہو یا پھر کھانے پینے اور اخراجات اور لباس یا علاج معالجہ کے لیے ہو، یا پھر تجارت اور کمائی کے لیےیا کسی اور مقصد کے لیے حاصل کیا جائےسب برابر ہے.

اس کی دلیل سود سے منع کرنے والی آیات کا عموم ہے، اور جن احادیث میں اس کی حرمت بیان ہوئی ہے اس کا عموم بھی اسی پر دلالت کرتا ہے.

اور اسی طرح بنك وغیرہ میں سود پر مال رکھنا بھی جائز نہیں.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے.

ديكهين: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلميه والافتاء (13 / 385).

والله اعلم .